© rasailojaraid.com

روس اور ہندوستان

ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوہا وجعلوا اعزۃ اہلہا اذلۃ

عام طبائع اور سرسری خیالات بحکم کل جدید لذیذ ہر ایک نئی چیز کو پسند کرتے اور اسکے منتظر رہتے ہین بغیر اسکے کہ ان دونون کے نفع و نقصان مین موازنہ (ترجیح دین) کرین اور نئی چیز کے نفع کو پرانی چیز کے نقصان پر اور پرانی چیز کے نقصان کو نئی چیز کے نقصان پر نئے ملک - نئی نوکری - نئی موسم - نئی سواری - نئے دوستا - نئی جورو - وغیرہ وغیرہ کی طلب مین وہ اسی اصول پر چلتے ہین خواہ ان نئی چیزون سے انکو انواع مصائب سامہنا کرنا پڑے -

اور خاص سلیم طبائع اور گہرے خیالات اس اصول کے بالکل مخالف ہین وہ جس چیز کی منفعت یا مضرت یا غلبہ منفعت بخوبی جانچ لیتے ہین وہ اسکے بدلے اور چیز کے جسکی منفعت کا انکو تجربہ نہو ہرگز طالب نہین ہوتے اور وہ بحکم اس مثل یا دیا اصول مجرب کہ رعایت دفع مضرت جلب نفع سے اولی ہے - احتمال نقصان پر ایک موہوم و خیالی منفعت کے پیچھے نہین پڑتے اور اس شعر پر عمل کرتے ہین ؎ بدریا در منافع بیشمار است ؛ اگر خواہی سلامت بر کنار است -

اور چونکہ ہر ایک زمانہ مین عام اور سرسری خیالات کے لوگ بکثرت ہوتے ہین اور خاص [illegible] اندیش کم لہذا ممکن ہے - اور ایسا ہی بعض انگلو انڈین کا گمان ہے کہ ہندوستان کے لوگ روس کی آمد آمد سنکر اسکے منتظر ہون اور موجودہ سلطنت کے بدلے وہ اسکو پسند کرین بناءً علیہ ہم اپنے دیسی خصوصاً مذہبی (اسلامی) بھائیون کو بطور پیش بندی اس عامیانہ خیال سے روکتے ہین اور اسبابین انکو قرآن مجید و فرقان حمید کا ایک منقولہ معقولہ اہل اسلام کے لئے ایک واجب التسلیم نصیحت ہے اور اقوام غیر کو بہی اگر وہ انصاف کرین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بحکم ع مرد باید کہ گیرد اندر گوش ٭ ور نوشتست پند بر دیوار ٭ (اسکے تسلیم سے چارہ نہین) سُناتے ہین -

خدا تعالے نے سورہ نمل مین بلقیس شہزادی سبا کی (جسکو اسکے وزیرون اور مشیرون نے حضرت سلیمان بادشاہ کی چڑہائی سے بیفکر کیا اور انسے مقابلہ کرنیکا مشورہ دیا تھا) یہہ قول نقل فرمایا ہے (جسکو ہمنے زیب عنوان کیا ہے) کہ بادشاہ جب کسی بستی مین چڑہائی کرکے) داخل ہوتے ہین تو اسکو بگاڑ دیتے ہین اور اسکے اہل عزت کو ذلیل کر ڈالتے ہین اور انکا یہی کام ہے -

قالت ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ وکذلک یفعلون ٭ (نمل ع ۳)

اِس قول کو (یعنی بلقیس) کو خداوند تعالے نے اسلئے بتسلیم نقل فرمایا اور ہمکو یہہ بتایا ہے کہ جب ہم کسی سلطنت کے زیر سایہ کسی ملک یا شہر مین با امن زندگی بسر کرتے ہون تو ہمیہ کسی دوسرے بادشاہ کی چڑہائی یا تسلط کو پسند نکرین جبتک اِس (دوسرے) بادشاہ کی تسلط مین ہم اس خوف سے کہ وہ ہمارے اہلعزت اشخاص کو ذلیل کریگا اور اس شہر مین فساد پھیلائیگا اور ہماری امن و آزادی کو کہو دیگا - مامون و بےفکر نہون -

اب ہماکو دیکھنا چاہیئے کہ اس سلطنت انگلشیہ مین ہمکو کیسا امن و آزادی حاصل ہے اور روس سے کیا توقع ہے -

اِس سلطنت کی امن و آزادی کو تو ہم خوب جانچ چکے ہین اور اسکے زیر سایہ ہم اسی امن و آزادی سے زندگی بسر کر رہے ہین جو عیان ہین - محتاج بیان نہین ہین اور روس کی امن و آزادی کا حال یقینی اور پوری طور پر ہمکو معلوم کچھ ہے اسصورت مین ہمکو کب مناسب ہے کہ اس امن پسند اور آزادی بخش سلطنت کے بدلے سلطنت روس کی آرزو کرین اور اس نصیحت خداوندی کو پس پشت ڈال دین -

ہرچند یہہ آرٹیکل چند مختصر الفاظ مین ختم ہوئی مگر ان ہی مختصر الفاظ سے اہل بصیرت بہت کچھ سمجھہ سکتے ہین باایہمہ اگر ضرورت داعی ہوئی تو اس اجمال کی تفصیل پھر کبھی کرینگے - انشاء اللہ تعالے - یار باقی صحبت باقی

© rasailojaraid.com